صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 22 اگست 2008ء بمطابق 19 شعبان 1429ھ صبح گیارہ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفً۬اۚ فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيۡہَاۚ لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِۚ ذَٲلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَـٰكِنَّ أَڪۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَo " مُنِيبِينَ إِلَيۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَo مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعً۬اۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡہِمۡ فَرِحُونَ۔

ترجمہ: توتم ایک طرف کے ہوکر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مومنو) اُسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! مجھے تھوڑا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن آور۔۔۔۔۔

دعائے مغفرت

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔ جناب سپیکر صاحب، کل وہ جو بم دھماکہ ہوا ہے، اس کیلئے یہاں پر دعا کرنا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا جانان صاحب سے گزارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر واہ فیکٹری بم دھماکے میں جان بحق ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ہم آپ کے پاس ہی اپنی گزارش پیش کریں گے، ہمارا اور کوئی فورم ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ کو بالکل موقع ملے گا۔ یہ کوئسچن۔۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں ایک منٹ، یہ ابھی اگر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن آور ڈسٹرب ہوتا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر! یہ تو اتنا ہی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ ہی لوگوں کے ہیں، دو چار کوئسچنز ہیں۔ اس۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں سر، یہ پھر لیٹ ہو جائیگا، اس کی اہمیت ہی ختم ہو جائیگی۔ جو میں چاہتا ہوں، وہ کام ہو گیا تو پھر میرے کہنے کا فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں سنائیں، لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی: سر! ایسا ہوا کہ پچھلی دفعہ جب زلزلہ آگیا تو اس میں بہت سارے روڈز ہمارے حلقوں کے ایرا اور پیرا میں پڑے (رہے)، ایم پی ایز نے وہاں بہت سارا کام کیا ہے، وہ سارا کام ایم پی ایز کرتے ہیں۔ ہم اپنے آنریبل ایم این ایز کو منع نہیں کرتے، وہ Inauguration کریں لیکن یہ جو پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے آیا ہے کہ Inauguration، وہ ہمارے ایم این ایز کر رہے ہیں اور اس میں ہمیں شریک نہیں کیا جا رہا ہے اور خواہ مخواہ علاقے میں ٹینشن پیدا ہو رہی ہے۔ اگر اس میں ہمارا بھی Inauguration plate پر نام ہو اور افتتاح میں ہم بھی ہوں تو ان پر کیا فرق پڑتا ہے؟ اسلئے میں یہ چاہونگا، میں یہ نہیں چاہتا کہ ایم پی ایز کریں اور ایم این ایز نہ کریں، میں یہ کہتا ہوں، ہم ان کو own

کرتے ہیں، لوگوں نے انہیں مینڈیٹ دیا ہے، وہ ضرور عمل کریں لیکن ان کے ساتھ ہمیں شریک کیا جائے اور یہ میں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کال اٹینشن پہ میرے خیال میں آ جائے تو اچھا ہوگا۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ سر، کل ہو رہا ہے تو میں اس میں سے رہ گیا تو پھر تو یہی تین روڈز ہیں، میری جو چالیس کلو میٹر روڈ ہے، اس کا اگر میرے ایم این اے نے افتتاح کر دیا تو میرے لوگ تو بہت شاکی ہو جائیں گے۔ اگر میں بھی جاؤنگا، میں بھی جاؤنگا تو اس میں ہمارا اس طرح سے بھی بن جائیگا، ایم این اے بھی مجھے Oppose نہیں کریگا لیکن یہ ہے کہ ڈی جی، پیرا کو یہ ہدایت ہو جائے، بلور صاحب اس کو ٹیلیفون کر دیں یا سی ایم کہیں، یہ سی ایم نے لکھا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے فنڈوں پہ اپنی تختیاں لگوا رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دو بندے پہلے آپس میں تو ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ سر، اگر ایک منٹ مجھے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ سی ایم صاحب نے لیٹر بھی لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، گورنمنٹ کی طرف سے، ٹریژری بینچز کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: سر! ایک منٹ اگر میں اس کو پڑھ لوں تو آپ کی ذرا سمجھ میں آ جائے گا۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور سینیئر وزیر (بلدیات): آپ نہ پڑھیں، میں آپ کو جواب دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هم دا مسئله ده کنه، هغه جواب درکوی جی۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټریژری بینچز نه هغوی جواب درکوی جی۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو په اجازت زهٔ ټول هاؤس ته دا تسلی ورکوم چه هر چرته چه منسټر وی او که ایم این اے صاحب وی، چرته چه

افتتاح کوی نو د هغے علاقے ایم پی ایز چه دی، د هغوی موجودگی ضروری ده۔ انشاءالله مونږ به دا ورته وایو چه هر یو ایم پی اے، علاقه کښې چرته چه منسټر صاحب ځی، که چرته ایم این اے ځی، هم د هغه علاقے ایم پی اے به خا مخا په Inauguration کښې موجود وی۔ په هغه باندے به هیڅ قدغن نه وی چه هغه به نه ځی۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ کوئسچن نمبر 19، جناب عبد الستار خان صاحب، جناب عبدالستار خان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زهٔ جی-----

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 19 _ جناب عبدالستار خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال داسو، کوہستان پر تعمیراتی کام شروع ہوا ہے:

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو:

I- مذکورہ ہسپتال پر تعمیراتی کام شروع ہوا تو کتنا کام مکمل ہو چکا ہے، نیز اب تک اس پر کتنا فنڈ خرچ ہوا ہے;

II- مذکورہ ہسپتال پر اگر کام جاری نہیں ہے تو وجوہات بتائیں؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس پر پہلی مرتبہ 2003 میں کام شروع ہوا جو کہ 1999 کے شیڈول نرخوں پر ATPAR 15% کی شرح پر تھا لیکن اکتوبر 2005 کے زلزلہ کے بعد مذکورہ ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا، جس کی زر ضمانت محکمہ تعمیرات کوہستان نے بحق سرکار ضبط کر لی ہے۔ اس منصوبے پر ابھی تک صرف 2% کام جو کہ پہاڑ کی کٹائی، زمین کی ہمواری، مشاورت اور ایک وارڈ جو کہ تقریباً Cill Level تک ہوا ہے۔ منصوبے پر 30-6-2007 تک 5.298 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ آٹھ مرتبہ پہلے اور آخری بار مورخہ 17-04-2008 کو نویں مرتبہ محکمہ تعمیرات نے ٹینڈر طلب کئے لیکن کسی فرم یا ٹھیکیدار نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ وجہ یہ ہے کہ 1999 شیڈول نرخوں پر 71% زیادہ نرخوں میں کوئی فرم یا ٹھیکیدار کام کرنے پر راضی نہیں ہے۔ منصوبے کی کل لاگت 293.936 ملین روپے ہے جو کہ تعمیرات عامہ کے ڈسپوزل پر ہے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالستار خان صاحب! یہ دوچار سوالونہ دی، دے پسے بیا د رکوم، دے پسے جی۔ عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ کوئسچن نمبر 19، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر، کہ میں جو بھی مسئلہ کوئسچن کی صورت میں اٹھاتا ہوں، وہ ایک بہت پرانا مسئلہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو نیا مسئلہ اٹھائیں نا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: پرانا کیوں اٹھاتے ہیں، آپ نیا اٹھائیں۔

جناب عبدالستار خان: کیونکہ میری عمر کے برابر تقریبا اس ہسپتال کی، جب مجھے یاد پڑتا ہے کہ Inauguration ہوا تھا اور اس کے بعد آج تک دو پرسنٹ کام ہوا ہے اس پر، یہ غالباً میر افضل دور تھا، میں اس وقت سکول میں پڑھتا تھا تو ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا Inauguration ہوا تھا تو پھر اس کے بعد یہ کام نہیں ہو رہا ہے۔ وہاں پہ صورتحال یہ ہے جناب، میں اس ہاؤس کے نوٹس میں لاؤں کہ کوہستان واحد ضلع ہے پاکستان میں جہاں پہ آج تک کوئی ڈی ایچ کیو ہسپتال نہیں ہے، کوئی تحصیل ہسپتال نہیں ہے، یہ ریکارڈ کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس خالی کوئسچن کریں، باقی سب۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میرے اس کوئسچن میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس کے 1999 شیڈول کے مطابق ریٹس ہیں جس کی وجہ سے ٹھیکیدار یا کوئی فرم کام کیلئے نہیں آتا ہے، تو میرے خیال میں غالباً تمام اس ہاؤس میں جتنے بھی ساتھی ہیں، ان سب کو بھی اس 1999 شیڈول کا مسئلہ درپیش ہے۔ اگر اس کو Revise کرنا ہے تو میری درخواست آپ سے یہ ہوگی کہ اس کوئسچن کو آپ سپیشل کمیٹی کے حوالے کریں۔ اگر اس کو Revise کرتے ہیں تو تمام، پورے جتنے بھی ہزارہ ڈویژن میں ہیں اور باقی این ڈبلیو ایف پی میں ہیں، سب کو یہ مسئلہ درپیش ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ صاحب، پلیز۔ جی لودھی صاحب۔ ان کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! جتنے بھی یہ کام رکے ہوئے ہیں، اگر ان میں Revision of rates نہیں ہوگا، جس وقت تک ہم ریٹس کو Revise نہیں کریں گے، کوئی کنٹریکٹر کام کرنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ اس وقت مہنگائی، سریا تینتیس ہزار روپے ٹن تھا اور اب چھیاسٹھ ہزار اور ستر ہزار روپے ٹن ہو گیا ہے تو اس پر کیسے کام کریں گے؟ Revision of rates بہت ضروری ہے۔

Mr. Speaker: Minister for Health, please.

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو باتیں ریٹس کی ہوئی ہیں تو گورنمنٹ Already اس Process میں ہے اور انشاءاللہ سارا اس پر Process ہو چکا ہے اور میرا خیال ہے کہ Within weeks, 10 days time یہ ریٹس Revise ہو جائیں گے کیونکہ آج تک جتنے بھی کنٹریکٹس ہوئے ہیں، کنٹریکٹ لینے کیلئے کوئی بھی کنٹریکٹر Bid نہیں کر رہا ہے اس وجہ سے کہ یہ ریٹس کافی عرصے سے پرانے پڑے ہیں اور Price hike اتنی ہوئی ہے کہ ابھی یہ ریٹس Workable نہیں رہے۔ سو اسی لئے گورنمنٹ نے اس کے اوپر پوری Exercise کی ہے اور وہ Almost ہو چکا ہے اور یہ فائنل سٹیج پہ ہے، تو یہ جب سی ایس آر کے ریٹس Revise ہو جائیں گے تو پھر یہ جو کنٹریکٹرز ہیں، اس میں آنا شروع ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کب تک ہونگے؟ یہ Revision کب تک ہو جائیگی؟

وزیر صحت: جو میرے علم میں ہے، وہ تقریباً کوئی دو ہفتے کے اندر اس کے آرڈرز ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: دو ہفتے میں؟

وزیر صحت: دو ہفتے میں۔

جناب عبدالاکبر خان: دیکھیں جی جناب سپیکر، پچھلے سال کی جو ساری ترقیاتی سکیمیں ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔ جی، تھیک دہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پچھلے سال کی جو ساری ڈیویلپمنٹل سکیمز ہیں، ان میں کسی پر بھی ابھی تک کام اسلئے شروع نہیں ہوا کہ شیڈول ریٹس میں وہ جو Change چاہتے ہیں، وہ نہیں ہو رہا ہے۔ ساری جو سکیمیں منظور ہو چکی ہیں، ٹینڈرز بھی Already call ہو چکے ہیں لیکن کوئی ٹھیکیدار نہیں آ رہا ہے۔ منسٹر صاحب کہتا ہے کہ پندرہ دن تک تو ہم ان کی بات پر یقین رکھتے ہیں لیکن جناب سپیکر، پندرہ سے زیادہ تو نہ کریں ورنہ پھر پچھلے سال کا تو چھوڑیں، اس سال کا بھی اے ڈی پی رہ جائیگا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ پچھلے دنوں ایک کنونشن بھی ہوا تھا ادھر پی سی میں آل پاکستان کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کا، پورے پاکستان کے کنٹریکٹرز کا یہاں پہ کنونشن ہوا تھا اور انہوں نے بھی گورنمنٹ کو ایک ڈیڈ لائن دی ہے کہ By 25th یہ جو آنے والی 25th ہے، اگر اس تک ہمارے ریٹس Revise نہ ہوئے تو ہم سارے پاکستان میں جتنے بھی ڈیویلپمنٹل کام ہیں، یہ بند کریں گے تو

گورنمنٹ اس کے اوپر، فیڈرل گورنمنٹ کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن پراونشل گورنمنٹ کے جو ڈیولپمنٹل کے حوالے سے جتنے بھی ریٹس ہیں، وہ Revise ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے وہ Revise ہو چکے ہیں، کسی جگہ بس Final touches اس کے ہیں۔ میں نے جیسے ان سے کہا، وزیر قانون صاحب نے جو بات کہی، مجھے تو اس بات کا علم اتنا زیادہ نہیں ہے لیکن یہ میرے علم میں ہے کہ Almost فنانس سے ہو کر، بیٹھ کر، سارے ڈیپارٹمنٹ سے ہو کر یہ غالباً سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ انہوں نے، میں نے اسلئے پندرہ دن مانگے، ہو سکتا ہے اس سے پہلے بھی نکل جائے لیکن Within 15 days یہ چیز انشاء اللہ ہو جائیگی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ یہ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ما پرون دلته کبنں د دوه، دریو سکولونو حوالے ورکړے وے چه هلته فوج پکبنں دے۔ وزیر اعلیٰ صاحب ته مو هم وئیلی دی نو هلته هائی سکول کبنں مکمل فوج دے، څو ورځے بعد سکول شروع کیدونکے دے۔ تورے وړئی هائی سکول کبنں جی مکمل پولیس والا دی، نریاب هسپتال کبنں جی پولیس والا، فوج والا ولاړ دی، د هغوی متبادل ځایونه شته دے جی۔

جناب سپیکر: دا تاسو لیکلی ما له راکړئ، چیمبر کبنں ما له راکړئ۔

مفتی سید جانان: لیکلی به درکړم۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 24۔

* 24 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں عوام کی سہولت کیلئے سرکاری حدود میں پی سی او، کینٹین اور تندور وغیرہ لگوائے گئے ہیں:

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پی سی او، کینٹین اور تندور وغیرہ ٹھیکیدار کو دلوانے کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے، نیز گزشتہ دس سالوں کے دوران مذکورہ ہسپتالوں میں جن لوگوں کو ٹیچنگ ہسپتالوں میں پی سی او، کینٹین اور تندور وغیرہ دیئے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت، سکونت، شرح کرایہ وغیرہ کی سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے ٹیچنگ ہسپتال ایل آر ایچ میں عوام کی سہولت کیلئے سرکاری حدود میں پی سی او، کینٹین اور تندور وغیرہ لگوائے گئے ہیں۔

(ب) ایل آر ایچ میں مذکورہ بالا ٹھیکوں کیلئے طریقہ کار کی تفصیل درج ذیل ہیں:

(1) تمام ٹھیکوں کو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے اخبارات میں مشتہر کیا جاتا ہے اور سر بمہر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔

(2) ان سر بمہر ٹینڈرز کو ٹینڈر اوپننگ، جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ /چیئرمین اور دوسرے کلاس ون آفسران پر مشتمل ہے، کی زیر نگرانی تمام ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولا جاتا ہے۔

(3) اسکے بعد ہسپتال پرچیز/ سلیکشن کمیٹی جو کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ /چیئرمین اور دوسرے کلاس ون افسران پر مشتمل ہے، کی نگرانی میں ماہانہ کرایہ /پیشکش کا جائزہ لیکر سب سے زیادہ کرایہ کی پیشکش دینے والے ٹھیکیدار کو پیشکش کی قبولیت کا خط جاری کیا جاتا ہے۔

(4) اس ٹھیکہ کا باقاعدہ معاہدہ لکھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دے یو کوئسچن باندے به لږه خبره اوکړمه، ډیر اهم کوئسچن دے۔ منسټر صاحب نه تپوس کوم چه یره دا ټـلور غټ هسپتالونه دی، په دیکښې کینټینونه او پی سی اوز دی چه هغه دوئ په آکشن باندے ورکوی نو چه دا ټهیکه په سالانه بنیاد باندے ورکوی، که نه دا د لا محدود ټائم د پاره ورکوی؟ ځکه چه که دے سیریل نمبر ته اوګورو نو دا د لس، لس کالو په یو یو ټهیکیدار پسے لیکلی شوی دی خو دلته ئے ورته په سر باندے لیکلی دی چه ماهانه کرایه، نو په دے نه پوهیږمه چه دا ایک لاکھ، بهتر هزار، دو سو پینتیس، دا سیریل نمبر 1جهانګیر چه دے چه دا ماهانه کرایه ده او که نه د دے 2008 نه د 2011پورے ده؟ دغه شان دا نورے ورپسے راروانے دی 1999نه تر 2009پورے نو هلته ئے ورته تین هزار ماهانه لیکلی دی او دلته دا کلونه لس جوړیږی نو دیکښې لږ څه، ډیر زیات فرق په دیکښې راغلے دے۔ یو بیا په دے ایچ ایم سی کښې په دے سیریل نمبر 4 باندے کرایه ئے ایک لاکھ روپئ لیکلی ده ماهانه ورته جی او د 2008-08-01نه د 2027-07-31پورے ورته لیکلی ده نو نه پوهیږمه چه دا 2027پورے به مونږه څه حد ته رسیدلی یو؟ ماهانه کرایه که ایک لاکھ روپئ وی نو د دے د اهمیت اندازه تاسو د دے نه واخلئ چه

څنګه ډيپارټمنټ وائي چه ماهانه کرايه ايک لاکھ روپئ جوړيږی د يو، نو د دے خو بيا زمونږه دغه هسپتالونو ته د ګرانټ ورکولو ضرورت هم نه پاتے کيږی-----

جناب سپیکر: بالکل۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: او دويم سوال------

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زهٔ جی، دا سوالونه په مخه ورسره لږ که دوئ ځان سره نوټس واخلی نو په يوه پيره به ئے جواب راکړی، دوئ ته به تکليف نه وی جی۔ يو دا جی کے ټی ايچ هسپتال کښ د دے دا ريکارډ ئے مونږ ته نه دے راکړے هم په دغه صفحه باندے جی او دے کښ ليکلی دی چه "اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹھیکوں کے متعلق تمام ریکارڈ اصلی نیب صوبہ سرحد بحوالہ چھٹی نمبر دا، حوالہ کی گئی ہے اور"، نو زهٔ دا وايم جی چه يره د نيب والا دے دومره ورکوټی کار سره څه کار وو چه دا ټول ريکارډ هغوی اوړے دے؟ او که فرض کړه نيب والا دا ريکارډ اوړلو نو دا هر څه ئے د هسپتال نه يوړل، دا خو محکمه ده، د هغوی سره به چرته فوټو سټيټ پراته وی، بل څه به ورسره پراته وی نو پکار ده چه اسمبلئ کښ هغه ريکارډ ئے خو فراهم کړے وے نو دا يو دوه خبرے دی۔ خو دا سوال د ډير اهميت دے نو منسټر صاحب چه څنګه مناسب ګڼړی، دے معامله کښ------

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ پلیز۔

سید ظاہر علی شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ Annual rent ہے کہ یا Monthly rent ہے؟ کنٹرکٹ جو ہوتا ہے، وہ Annual basis پہ ہوتا ہے لیکن رینٹ کی جو Collection ہوتی ہے، جو لکھا گیا ہے، وہ Monthly basis کے اوپر ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ ایک لاکھ، تو یہ Misprint ہوا ہے، یہ ایک لاکھ نہیں ہے، یہ Sixty thousand rupees per month ہے، یہ یہاں پہ Misprint ہوا ہے۔ اس کو اب Clear کر لیا، جو بھی Error آپ کہہ لیں، یہ واقعی Misprint ہے۔ دوسری بات جو آنریبل ممبر نے کہی ہے کہ وہ، جس میں کچھ Embezzlements تھیں کے ٹی ایچ میں، تو اس کی بنیاد پر نیب، ہمارے آنے

سے پہلے کی بات ہے، وہاں سے سارا ریکارڈ لے گئی ہے اور اس وقت وہاں پہ کسی قسم کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس Available نہیں ہے تاکہ ہم انفارمیشن اکٹھی کر کے ان کو دے سکیں۔ By the time کہ وہ اپنا کام ختم کر لیں اور وہ ریکارڈ واپس کریں، پھر ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ ان کو اس حوالے سے کسی بات کا جواب دے سکیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔ جناب سپیکر، آپ اگر دیکھیں، اگر کے ٹی ایچ کو آپ دیکھیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹھیکوں کے متعلق تمام ریکارڈ اصلی نیب صوبہ سرحد بحوالہ چٹھی نمبر فلاں فلاں Dated, 9-04-2008 حوالے کی گئی ہے۔ 9-04-2008 میں تو آپ کی حکومت بن چکی تھی، آپ تو حلف لے چکے تھے۔ (قہقہہ) جناب سپیکر، اور پھر وہ چٹھی تو انہوں نے 9-04-2008 کو لکھی، تو آپ کے پاس کم از کم 15-04-2008 کو پہنچی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ آج کل بہت زیادہ خوش ہیں عبدالاکبر خان صاحب، تو اس کی وجہ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں، کیا ہو گیا ہے؟

وزیر صحت: جی!

جناب سپیکر: کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے؟ (تالیاں)

وزیر صحت: ان کے ہاں، (قہقہے، تالیاں) ان کے ہاں بڑے عرصے کے بعد خدا نے ان کو بیٹا دیا ہے تو لوگ ان کو مبارکباد دیتے ہیں، تو آگے سے یہ کہتے ہیں، آپ کو بھی مبارک ہو۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا،۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب سارا ہاؤس بھی ان کو مبارکباد دے دے۔

وزیر صحت: یہ ان کی بات ٹھیک ہے جی۔ یہ انہوں نے پہلے Investigation کی تھی اور پھر یہ ریکارڈ جب انہوں نے لیا تو ہم نے 2 اپریل کو اوتھ لیا تھا اور Within 5 to 6 days، وہ چونکہ Process پہلے سے چل رہا تھا، وہ Interrogate کر رہے تھے تو وہ 9-04-2008 کو وہاں سے ریکارڈ لے کر گئے۔ ابھی تک ریکارڈ ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! تسلي اوشوه که نه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: تسلی خو تقریبا شوے دہ خو دا سوال زما د پارہ خو نہ دے ، د دے صوبے د خیر بنیگڑے د پارہ دے او د دے ہسپتالونو د حالت د بہتر کولو د پارہ دے۔ پہ دے ہسپتالونو کبنں دومرہ گنجائش شتہ چہ مونږ ترے کافی آمدن راویستے شو، ریونیو تہ راتلے شی نو زۀ بہ منسٹر صاحب تہ دا وایم چہ کہ فرض کړہ مونږ د دوئ سرہ Help او کړو، د دوئ ہیلتھ کمیٹی دہ، ھغوی تہ ئے وراو لیږئ چہ لږ څہ پہ ھغے باندے غور و خوض اوشی نو یواځے د نیب پہ دغہ باندے مونږ څہ اعتماد او کړے شو جی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ۔

وزیر صحت: بڑی اچھی بات ہے جی۔ یہ بھی، He is basically a doctor اور مجھے کل جو ملی ہے، جو نئی کمیٹیز آپ نے بنائی ہیں، تو اس میں ڈاکٹر اقبال صاحب بھی ممبر ہیں اور ڈاکٹر ذاکراللہ صاحب بھی ممبر ہیں، تو انشاء اللہ ہم مل کر اس چیز کو بہتری کی طرف لے کر جائیں گے۔

Mr. Speaker: This question is referred to Health Committee. Question No. 35, Dr. Zakirullah Khan Sahib.

* 35 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں وقتاً فوقتاً اصلاحات اور عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے اقدامات کئے جاتے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سال 2002 میں محکمہ صحت کے ایک فیصلے کے تحت مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیڈرز کو الگ کیا گیا تھا:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اقدامات اور فیصلہ پر تا حال کہاں تک عملدرآمد کیا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) یہ بات واقعی درست ہے کہ محکمہ صحت میں اصلاحات اور عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے اقدامات کئے جاتے ہیں اور اصلاحات کو مربوط اور مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے 2002 سے لیکر سیکرٹریٹ کی سطح پر ایک یونٹ بھی کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 2002 میں محکمہ صحت کے ایک فیصلے کے تحت مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیڈرز کو الگ کیا گیا تھا، تاہم مینجمنٹ کیڈر پر عملدرآمد اس وجہ سے نہ ہو سکا کہ اس کیلئے درکار جو سروس رولز بنائے گئے تھے، ان میں کافی خامیاں تھیں جو کہ اس وقت دور نہیں کی گئیں، لہذا یہ فیصلہ نافذ العمل نہیں ہو سکا تھا۔

(ج) 2002 کے بعد حکومتوں نے مینجمنٹ کیڈر کے فیصلے پر عملدرآمد کیلئے سنجیدگی سے کام نہیں کیا۔ تاہم موجودہ حکومت نے اس فیصلے کے نفاذ کیلئے اہم اقدامات کئے ہیں جن میں سروس رولز کی خامیاں (Anomalies) کو دور کرکے تشکیل نو کی گئی۔ SSRC کی میٹنگز کا انعقاد اور اس میں محکمہ خزانہ، قانون اور عملہ کی آراء شامل کیں۔ نیز مینجمنٹ کیڈر کے مسودے کو پبلک سروس کمیشن سے Vet کرایا گیا ہے۔ اس وقت مجوزہ رولز محکمہ قانون کے پاس ہیں، جہاں سے اسکو حتمی منظوری کیلئے بذریعہ محکمہ عملہ مجاز حاکم کو بھیجا جائے گا، جس کے بعد اسکا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بنه سر، (ب) جز کښې ما دا تپوس کړے دے چه دا "مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیڈر کو الگ کیا گیا تھا؟" په جواب کښې دا منی چه او دا په 2002 کښې محکمه صحت يو فيصله کړے وه چه دا کيډرز مونږ جدا کړی وو خو بيا هغه سروس رولز کښې څه خامئ راغلے او هغه جدا نه شو۔ منسټر صاحب نه ساده تپوس کوم چه يره اوس خود دوئ حکومت راغلے دے، تير گورنمنټ خو هغے کښې غلطئ کړے وے، چه دوئ به څومره ټائم کښې دا ټيچنگ کيډر او دا مينجمنټ کيډر د يو بل نه جدا جدا کړی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ صاحب۔

وزیر صحت: یہ میں نے آپ سے ریکویسٹ کی ہے کہ یہ چونکہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں، تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے اس چیز کو کمیٹی کو ریفر کرنی ہے تو پھر اگر آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، اگر یہ مطمئن ہیں تو Well & good، اگر کمیٹی کو ریفر کرنا ہے تو پھر ہاؤس سے پوچھ لیں جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ایک دفعہ Decide ہو گیا، تو پھر کیا؟

جناب سپیکر: نہیں، مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے، میں نے سمجھا کہ آپ نے ان کو Allow کیا۔

وزیر صحت: جی۔

جناب سپیکر: میں نے سمجھا کہ آپ نے اس سے Agree کیا۔

وزیر صحت: نہیں، میں نے اس سے Agree نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ یہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں، تو میں ان کے ساتھ اپنے طور پر بیٹھ کر اس چیز کو Sort out کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، اکٹھے بیٹھ جائیں گے، اس کا مسئلہ حل کر لیں گے۔

وزیر صحت: یہ ہم اکٹھے بیٹھ کر اس کو Sort out کر سکتے ہیں، میں نے ریفر کرنے کی بات نہیں کی ہے جناب سپیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک دفعہ سر، آپ نے رولنگ دے دی ہے۔

جناب سپیکر: ایک دفعہ تو اب رولنگ آ چکی ہے بس اس پہ، ابھی آگے چلیں۔ آگے دوسرے کوئسچن پہ چلیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: دا جی تاسو وانه وریدو جی، دا دویم کوئسچن دے جی، اولنئ خبره خو خلاصه شوے ده جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 35۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کوئسچن نمبر 35 دے جی۔ دا د مینجمنٹ کیډر او ټیچنګ کیډر د علیحده کولو خبره وه چه څومره ټائم کښې به دا تاسو اوکړئ؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ انہوں نے کیڈرز کی بات کی ہے کہ اس کی Bifurcation، تو یہ بھی ہماری نئی گورنمنٹ آنے کے بعد ہم نے اس کو Take up کیا ہے اور یہ ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو کیس بھیجا ہے Vetting کیلئے، تو امید ہے، میرا اپنا خیال ہے کہ دو یا تین مہینے کے اندر ان کیڈرز کو Bifurcate کرنے میں علیحدہ سسٹم ہم Within 2 or 3 months شروع کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 44، ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

* 44 _ ڈاکٹر اقبال دین: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں بنیادی مراکز صحت کو SRSP کے حوالے کیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بنیادی مراکز صحت کو مذکورہ پراجیکٹ کے حوالہ کئے جانے کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے بنیادی مراکز صحت SRSP کے حوالے کئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ مراکز صحت SRSP کے حوالے کئے جانے کے بعد سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ صحت صوبہ سرحد نے مختلف اضلاع کے بنیادی مراکز صحت کے انتظامی امور SRSP/PPHI کے سپرد کئے ہیں۔ صدارتی پروگرام برائے بنیادی صحت 'PPHI' اب وزیر اعظم پاکستان کے تحت پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر پروگرام کے نام سے منسوب ہے۔

(ب) ستمبر 2007 میں فنڈز کی باقاعدہ منتقلی کے بعد بنیادی مراکز مذکورہ پراجیکٹ کو حوالہ کئے جانے کا ایک سال پورا ہونے کو ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے بنیادی مراکز صحت بھی PPHI کے تحت SRSP کے حوالے کئے گئے ہیں۔

(د) تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی، سپیکر صاحب۔ میرا یہ سوال بی ایچ یوز کے حوالے سے SRSP کی کارکردگی کو جانچنے کیلئے کیا گیا تھا اور اس میں محکمہ صحت نے بھی سلطانی گواہ بن کر SRSP سے پانچ حوالوں میں سوال کیا ہے اور SRSP کی طرف سے جو جواب آیا ہے، وہ اگر ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے حوالے سے بھی، اور محکمہ صحت نے جو تحفظات پیش کئے ہیں، اس کے حوالے سے بھی ہیں اور اس میں جس چیز کا انہوں نے صحیح طریقے سے جواب نہیں دیا، وہ آڈٹ رپورٹ کے حوالے سے ہے۔ ان کو جو فنڈز ملتے ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے بھی ملتے ہیں، پراونشل گورنمنٹ کی جانب سے بھی ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس فنڈ کی Utilization کیلئے ویلج ہیلتھ کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جو کم از کم میرے ڈسٹرکٹ میں نہیں بنائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو میڈیسن کی مد میں تقریباً ہر بی ایچ یو کیلئے ایک لاکھ روپے سالانہ کے حساب سے فنڈ ملتا ہے بلڈنگ کیلئے اور ریپئر کیلئے۔ اس کے علاوہ ہیومن ریسورسز گیپ کو Fill کرنے کیلئے بھی ان کو فنڈز ملتے ہیں اور اس سارے فنڈز کی Utilization کیلئے کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جو کمیٹیاں بھی نہیں بنائی گئی ہیں تو اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بریف کریں کوئسچن۔

ڈاکٹر اقبال دین: اگر وزیر صحت صاحب مجھے اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس حوالے سے وہ ان کی کارکردگی کو بہتر بنائیں گے تو انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ، پلیز جواب دیں۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو انہوں نے باتیں کی ہیں، یہ بالکل ٹھیک ہیں اور میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ We honor it اور اس میں Discrepancies ہیں، No doubt about it، اس میں Discrepancies ہیں اور ہم نے اس پہ کام شروع کیا ہوا ہے۔ آڈٹ رپورٹ کی انہوں نے بات کی، For the first time ہم ان کا آڈٹ کرنے جارہے ہیں اور پہلی آڈٹ رپورٹ ہمیں آئی ہے۔ جہاں تک ان کی جو Quarterly report پہلے کبھی آئی نہیں ہے، ہم نے وہ سٹارٹ کی ہے۔ پہلی رپورٹ، ہماری گورنمنٹ آنے کے بعد پہلی Quarterly report یہاں پہ First time ہم نے ان سے لی ہے اور اسی دوران آڈٹ کر رہے ہیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصے کے اندر اندر جو بھی ہم اس کے، اس مسئلے پر ہم کام بھی کر رہے ہیں اور اس میں ہم انشاء اللہ، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی اگر چھوٹے موٹے مسائل اس کے اندر ہونگے، ہم اس کا ادراک ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 46، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 46 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بٹخیلہ (ملاکنڈ ایجنسی) کے مقام پر سڑک کے نزدیک ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال تعمیر کیا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مالکان سے اراضی حاصل کر کے تعمیر کی تھی;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی حدود سڑک تک ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال (بٹخیلہ) کے بالکل قریب برلب سڑک سرکاری اراضی پر دکانیں کس کی اجازت سے تعمیر ہو رہی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے مالکان سے اراضی خرید کر نہیں لی ہے بلکہ علاقے کے لوگوں نے 1950 کے اوائل میں مفت فراہم کی ہے۔

(ب) ہسپتال کی حدود ہسپتال کی چار دیواری تک ہیں، ہسپتال کی چار دیواری سے این ایچ اے کے حدود ہیں۔ سوال (الف) کا جواب اثبات میں ہے لیکن (ب) اور (ج) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔ ہسپتال کی چار دیواری سے باہر کا ایریا متنازعہ تھا، علاقے کے لوگ اس پر اپنی ملکیت کا دعوی کر رہے تھے اور این ایچ اے والے اسے اپنی پراپرٹی تصور کر رہے تھے۔ آخر کار ڈی سی او آفس میں علاقے کے

مشران، این ایچ اے حکام اور ہسپتال انتظامیہ کی چند میٹنگز منعقد ہوئیں اور بالآخر یہ طے پایا کہ اگر علاقے کے لوگ تعمیرات شروع کریں گے تو این ایچ اے والے اس کے خلاف عدالت میں جائیں گے لیکن این ایچ اے والے ابھی تک عدالت میں نہیں گئے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د بټخیلے دا اے ایچ کیو چه دے، ایجنسی هیډ کوارټر هسپتال بټخیله جی، په دیکښ زما د یاد مطابق، چه څومره ما ته یاد شی خو څنګه چه زمکه دوئ وائی چه په 1950 کښ مفت خلقو ورکړے وه نو دا د هسپتال یو باؤنډری وه او د هغے نه دے سائډ ته یو سړک وو، اوس په هغے باندے د دکانونو یو لائن لګیدلے دے او دکانونه پرے شپه په شپه جوړ شوی دی۔ دوئ خو وائی چه یره د هسپتال د چاردیواری نه بهر زمونږ څه کار نشته، هغه د این ایچ اے حدود دی خو زما خو دا خپل خیال دے چه په دے باندے، زما چه څومره یاد دی نو دا د هسپتال حدود وو او هغه ځائے باندے یو دیوال وو او دے طرف ته روډ وو۔ اوس هغه نالئ او هغه دیوال خلقو رامنع کړو او په هغے باندے ئے مارکیټ جوړ کړو بټخیله کښ، تقریبا یو چار پانچ سو دکانونه به پرے جوړ شوی وی نو دا دومره انتهائی اهم خبره ده چه که دے یو هسپتال باندے مونږه غور اونکړو، دغه شان د بل هسپتال مخه به، دلته به د ایل آر ایچ هسپتال خبره هم راووځی او دغه شان د دے نورو، دغه شان د کے ټی ایچ، هغے ته به هم خلق مارکیټونه جوړول شروع کړی ځکه چه کمرشل خبره ده نو زهٔ وایم چه لکه منسټر صاحب، نور هیڅ نه غواړم خو چه منسټر صاحب په دیکښ په خپل Throughباندے لږ څه انکوائری اوکړی، که فرض کړه واقعی د هسپتال زمکه وی او د هغے هغه شان و شوکت او هغه هر څه ئے خراب کړی دی او 1985 کښ خلقو وقف کړے ده، نو لږ تپوس خو د هغے کول پکار دی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Encroachmentدے، خلقو پخپله جوړ کړے دے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بالکل خلقو جوړ کړل۔ که فرض کړه دا د خلقو زمکه وه نو دوئ د شپے ولے جوړول جی؟ دا په یوه شپه کښ بلاکونه ئے دغه کړی دی او په هغے باندے ئے بیا تیار چهتونه ایښودی دی۔ په یوه شپه کښ دا ټول مارکیټ جوړ شوے دے چه دو سو دکانونو نه خو کم، زما خیال دے چه نه به وی۔

جناب سپیکر: نه، اوس Clear ده چه د این ایچ اے زمکه ده او که نه د هیلتهـ؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: د هسپتال او د سړک په مینځ کښې چه کومه نالئ ده، دا د هسپتال مخه ده۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ! پلیز جواب دیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ زمین جو ہے، یہ این ایچ اے کی ہے۔ اس پر وہاں کے ڈی سی او، وہاں کے مشران اور این ایچ اے کے درمیان کافی میٹنگز ہو چکی ہیں۔ اس کا تعین کیا جا چکا ہے کہ یہ این ایچ اے کی لینڈ ہے اور این ایچ اے نے اس سلسلے میں تمام مشران کے سامنے اور ڈی سی او کے سامنے اس میٹنگ میں یہ Commitment کی ہے کہ ہم اس کے خلاف کورٹ میں جائیں گے لیکن ہمارے جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، وہ Within the compound ہے، جو اس کے باہر جتنی بھی زمین ہے، وہ این ایچ اے کی ہے۔ اس کیلئے انہوں نے خود ہی اپنا انتظام کرنا ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 115, Mohtarama Saeeda Batool Nasir Sahiba, not present. Next, Question No. 129, Dr. Zakirullah Khan Sahib.

* 129 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ہیلتھ سیکرٹریٹ میں HIV Aids Program عرصہ دراز سے جاری ہے جس میں محکمہ صحت کے کچھ ڈاکٹرز Deputation پر تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفسران کی آمد و رفت کیلئے سرکاری گاڑیاں اور رہائش کیلئے مکانات فراہم کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ پراجیکٹ میں کل کتنی اور کس قسم کی گاڑیاں ہیں، نیز کتنے اور کونسے مجاز آفسران کے پاس گاڑیاں موجود ہیں؛

(2) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ گاڑیوں کی مرمت، پٹرول وغیرہ کی مد میں سالانہ اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) محکمہ صحت سے جو ڈاکٹرز بشمول پروگرام آفیسر، ایڈوائزر Deputation پر ہیں، انہیں کہاں اور کتنے کرایہ پر رہائش فراہم کی گئی؛ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ڈاکٹروں کی آمدورفت کیلئے سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں اور رہائش کیلئے کوئی مکان فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) (1) مذکورہ پراجیکٹ میں کل چھ عدد گاڑیاں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل مجاز آفسران کے پاس موجود ہیں:

پراونشل پروگرام منیجر، ٹویوٹا کرولا 2005 ماڈل،

مانیٹرنگ اینڈ ایویلیشن آفیسر (ایم اینڈ ای)، کرولا 1993 ماڈل،

این جی او ٹریننگ اینڈ ریسرچ کوارڈینیٹر، جیپ۔ فنانس ونگ پول، جیپ سوزوکی پوٹوہار۔

(2) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ کی مد میں سالانہ اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(3) ایڈز کنٹرول پروگرام نے کسی بھی آفیسر کو کرایہ پر رہائش فراہم نہیں کی، نہ ایڈز کنٹرول پروگرام رہائش فراہم کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی، مطمئن یم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 55، محترمہ نور سحر صاحبہ۔

* 55 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن قدرتی حسن سے مالا مال ہے اور سیاحت کیلئے موزوں ہے جبکہ حکومت کی توجہ سے محروم ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت سوات کے مقابلے میں ہزارہ ڈویژن میں تفریحی مقامات بنانے پر زیادہ توجہ دے رہی ہے جبکہ سوات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سلسلے میں کئے گئے اقدامات اور آئندہ منصوبوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے سیاحت و ثقافت) (جواب جناب محمد شجاع خان، وزیر خوراک نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، ملاکنڈ ڈویژن قدرتی حسن سے مالا مال ہے، سیاحت کیلئے نہایت موزوں ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبے میں سیاحت کی ترقی کیلئے سرحد ٹوارزم کارپوریشن کا ادارہ 1991 میں قائم کیا ہے اور

اپنے محدود وسائل کے باوجود کارپوریشن نے ملاکنڈ ڈویژن میں مختلف نوعیت کی سیاحتی سرگرمیاں شروع کررکھی ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے سرحد ٹوارزم کارپوریشن کی وساطت سے 97-1996 میں صوبائی سیاحتی ماسٹر پلان کے ساتھ ساتھ ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن کے علاقائی سیاحتی پلان بھی تیار کئے ہیں جن پر عملدرآمد کیلئے خطیر فنڈز کی ضرورت ہے لیکن محدود وسائل اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر مکمل کارروائی تاحال ممکن نہیں ہو سکی لیکن کارپوریشن نے اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان دونوں علاقائی سیاحتی ترقیاتی منصوبوں میں کچھ پر کام شروع کر دیا ہے جبکہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کارپوریشن نے ہزارہ ڈویژن کی بہ نسبت ملاکنڈ ڈویژن میں زیادہ سیاحتی سرگرمیاں شروع کررکھی ہیں۔

(ج) سرحد ٹوارزم کارپوریشن نے ملاکنڈ ڈویژن میں تاحال درج ذیل سیاحتی ترقیاتی سرگرمیاں شروع کی ہیں جن میں اکثر مکمل ہو گئی ہیں اور کچھ مستقبل قریب میں مکمل ہو جائیں گی۔

(1) فلک سیر ہوٹل کالام: اس ہوٹل پر مقامی انتظامیہ اور ٹھیکیدار کے درمیان عدالتی کیس تھا اور ہوٹل بالکل کھنڈر میں تبدیل ہو گیا تھا، اس کو کارپوریشن نے صوبائی حکومت سے حاصل کر کے نجی شعبے کی پارٹی کو لمبی مدت کے پٹے پر دیا۔ اس پارٹی نے ہوٹل میں خطیر سرمائے کی مدد سے مرمت اور تزئین و آرائش کر کے سیاحوں کی سہولت کیلئے کھول دیا ہے۔

(2) کمراٹ: کمراٹ کے سیاحتی مقام پر سیاحوں کی سہولت کیلئے کارپوریشن نے خیمہ بستی کے قیام کیلئے پانچ کنال کی اراضی خریدی ہے جس پر بعد میں کارپوریشن ایک ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سیاحوں کو اس پر فضا مقام پر رہائشی سہولیات میسر ہوں۔

(3) شندور پولو ٹورنامنٹ: کارپوریشن ہر سال (سوائے سال 2007) شندور پولو ٹورنامنٹ کے کامیاب انعقاد کیلئے تمام متعلقہ حکام کے ساتھ رابطے بحال رکھتی ہے اور شندور میلے کی تمام تشہیری مہم خود سرانجام دیتی ہے۔ کارپوریشن شندور میلے میں اپنی خیمہ بستی کے قیام کے ساتھ ساتھ میلے میں اپنا ایک سیاحتی اطلاعاتی مرکز بھی قائم کرتی ہے۔

(4) کالاش فیسٹول: کارپوریشن کے سیاحتی ترقیاتی میلوں کی باقاعدہ تشہیر کرتی ہے اور ان میلوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ ان میں سیاحوں کی سہولت کیلئے اطلاعاتی مرکز بھی قائم کرتی ہے۔

(5) لڑم سرٹاپ دیر لوئر: اس پر فضا مقام پر سیاحوں کیلئے کوئی رہائشی سہولت موجود نہیں ہے۔اس سلسلے میں کارپوریشن نے لڑم سرٹاپ کے مقام پر زمین خریدی جس پر ریسٹ ہاؤس کی تعمیر جاری ہے۔ تعمیراتی کام کی تکمیل کے بعد یہ ریسٹ ہاؤس سیاحوں کی سہولت کیلئے کھول دیا جائے گا۔

(6) ریسٹ ہاؤس شاہی: شاہی کے مقام پر واقع ریسٹ ہاؤس ضلعی انتظامیہ نے سرحد ٹورازم کارپوریشن کو سیاحتی مقاصد کیلئے منتقل کیا اور کارپوریشن نے ریسٹ ہاؤس کے ارد گرد حفاظتی اقدامات کے طور پر حفاظتی دیوار تعمیر کر دی ہے اور مستقبل قریب میں کارپوریشن اس ریسٹ ہاؤس کو نجی شعبے کی شراکت سے سیاحوں کی سہولت کیلئے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(7) بحرین پارک و ریسٹ ہاؤس: ملاکنڈ ڈویژن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قائم کردہ بحرین پارک و ریسٹ ہاؤس کارپوریشن کو منتقل کر دیا گیا ہے اور کارپوریشن مستقبل قریب میں یہ سہولت حکومتی نجی شعبے کی شراکت سے سیاحوں کی تفریح کیلئے کھول دے گی۔

(8) سیاحتی ٹریننگ کورسز کا اہتمام: سرحد ٹورازم کارپوریشن نے سال 2002 اور سال 2003 میں چترال میں اور سال 1995 میں سوات میں سیاحت سے متعلق ٹریننگ کورسز کا انعقاد کیا جس میں ہوٹلز اور موٹلز انڈسٹری سے وابستہ سٹاف ملازمین کو باقاعدہ ٹریننگ دی گئی تاکہ سیاحوں کو بہترین خدمات میسر ہوں۔

(9) جشن کالام کا انعقاد: کارپوریشن نے ملاکنڈ ڈویژن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سال 2001 میں سیاحوں کی دلچسپی کیلئے جشن کالام کا انعقاد کیا جس میں وادی سوات کے مقامی طور پر تیار کردہ اشیاء اور دستکاری وغیرہ کا سامان سیاحوں کی دلچسپی کیلئے رکھا گیا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جشن کالام میں ہزاروں کی تعداد میں سیاحوں نے شرکت کی۔

(10) لنڈاکے انفارمیشن سنٹر: کارپوریشن نے لنڈاکے سوات کے مقام پر ایک سیاحتی معلوماتی مرکز بھی قائم کیا ہے جو اس وقت نجی شعبے کی شراکت سے سیاحوں کی سہولت کیلئے کھول دیا گیا ہے۔

(11) سکی ٹریننگ کورسز: سکینگ کی پروموشن کیلئے مالم جبہ میں کارپوریشن نے سال 2003 اور سال 2004 میں سکی ٹریننگ پروگرامز کورسز کروائے جن میں ملک کے مختلف شہروں سے سکینگ میں دلچسپی لینے والے افراد نے شرکت کی۔

محترمہ نور سحر: شکریہ۔ سپیکر صاحب! جو جوابات مجھے آئے ہیں تو اس سے تو کافی حد تک میں مطمئن ہوں لیکن جو سوات کے حالات ہیں، آپ اس کو دیکھ رہے ہیں تو اس میں کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کتنی ترقی ہو گئی ہے اور کتنا کام ہوا ہے، کتنا نہیں ہوا؟ تو میں تو منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ کرونگی کہ انکا اپنا ہی حلقہ ہے اور اپنا علاقہ ہے کہ اگر اس سے زیادہ ان کو توجہ دیں تو اچھا ہو گا کیونکہ وہاں کے حالات بہت خراب ہو گئے ہیں اور اس کو میں کہتی ہوں، پورے ملک سے زیادہ اس کو توجہ دینی چاہیئے تو اس پر منسٹر صاحب مجھے کوئی یقین دلائیں گے تو میں ان سے درخواست کرتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کے جواب سے تو مطمئن ہیں نا؟

محترمہ نور سحر: کسی حد تک لیکن سر، میں کہتی ہوں اس کو زیادہ توجہ دینی چاہیئے کیونکہ وہاں خرابی ہو گئی ہے، بہت حالات خراب ہو گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب وزیر خوراک: سر، ٹورازم 1991 میں جب بنا تو اس کے بعد وہ پورا Effort کر رہا ہے، Specially سوات کیلئے۔ آج کل کے جو حالات ہیں، لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے کچھ مشکلات ہیں لیکن انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 100، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 100 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر کھیل وثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال صوبائی بجٹ میں ہر ضلع کیلئے دو فیصد حصہ کھیل کیلئے مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کیسے اور کس ذریعے سے خرچ ہوتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ صوبائی بجٹ میں ہر سال ہر ضلع کیلئے دو فیصد حصہ کھیل کیلئے مختص کیا جاتا ہے البتہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے احکامات اور وفاقی کابینہ کے فیصلہ کے مطابق تمام ضلعی حکومتیں اور لوکل کونسلز سالانہ بنیاد پر اپنے کل بجٹ میں سے دو فیصد رقم کھیلوں کی ترویج کیلئے مختص کرنے کے پابند ہیں۔

(ب) ضلعی سطح پر مختص شدہ فنڈز مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے ذریعے کھیلوں کی ترقی و ترویج کیلئے خرچ کیا جاتا ہے۔

(1) ضلعی انتظامی آفیسر (ڈی سی او) چیئر مین۔

(2) ضلعی مالیاتی آفیسر۔

(3) دو منتخب عوامی نمائندے، ایک ممبر صوبائی اسمبلی، ایک ضلعی حکومت کا نمائندہ۔

(4) بین الاقوامی، قومی یا صوبائی سطح کا ایک کھلاڑی۔

(5) ضلعی آفیسر برائے کھیل، ممبر، سیکرٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ان سے یہ کوئسچن میں ویسے ہی پوچھ لیتی ہوں کہ یہاں پر جو-----

جناب سپیکر: اس کا جواب نہیں آیا ہو گا نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ تو بہت Important سوال ہے اور میں نے دو مہینے پہلے جناب سپیکر صاحب، آپ کے سیکرٹریٹ میں جمع کیا ہوا ہے تو اس کا جواب دو مہینے میں کیسے نہیں آ سکتا ہے؟

جناب سپیکر: ابھی ایجنڈے پر جو سوال نہیں ہوتا، اس کا آپ اس وقت نہیں پوچھ سکتے۔ ابھی آپ کا----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ جواب میں اسلئے نہیں پوچھ سکتی ہوں کیونکہ اس سوال میں جو میں نے صحت کے متعلق پوچھا ہوا ہے، اس میں بہت بڑے بڑے لوگ Involve ہیں اور اس سوال----

جناب سپیکر: تو ٹھیک ہے نا، آپ------

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: فلور پہ آنا جناب سپیکر صاحب، بہت ضروری ہے ورنہ پھر میں پوائنٹ آف آرڈر پر یا کال اٹینشن پر یہ سوال پوچھ لونگی کیونکہ منسٹر صاحب سے میں نے خود بھی درخواست کی ہوئی تھی کہ اس میں بہت ایسے لوگ Involve ہیں اور منسٹر صاحب سے میری بات ہو چکی تھی اور میں یہ سوال اسی لئے لیکر آئی تھی تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ ہماری صحت کے ساتھ جو کچھ یہاں پر کھیل ہو رہے ہیں، تو اس

کی وجہ سے لیکن میں آپ کی بات مان لیتی ہوں۔ میں اس کو پھر کال اٹینشن یا کسی اور Important-------

جناب سپیکر: یہ منسٹر صاحب پھر بھی آ جائیں گے، یہ اکیلئے آج نہیں آئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن میرا سوال آنا جناب سپیکر صاحب، یہاں پر ضروری ہے۔ ابھی میں اپنا یہ کوئسچن جو ہے، جو میرا کوئسچن ہے، اس کو کر رہی ہوں، یہ کھیلوں کے حوالے سے ہے اور جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا ابھی جو منسٹر صاحب ہیں، وہ بھی کھیل کے میدان میں ہی ہوتے ہیں اور ان سے چونکہ کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جو شاید ان کے Knowledge میں نہیں ہونگی۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ جو کوئسچن میں نے کیا ہے، اس میں کہ ہر سال کیلئے، (الف) اور (ب) دونوں کا جواب مجھے چاہئیے کہ جو ڈسٹرکٹ وائز فنڈز تقسیم ہوتے ہیں، ان میں انہوں نے لکھا ہے کہ ضلعی انتظامی آفیسر بھی موجود ہوتا ہے، کمیٹی بنی ہوئی ہے اور ساتھ ضلعی مالیاتی آفیسر ہوتا ہے۔ منتخب عوامی نمائندے ہوتے ہیں اور ایک ممبر صوبائی اسمبلی اور ایک ضلعی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے اور بین الاقوامی، قومی یا صوبائی سطح کا ایک کھلاڑی، ضلعی آفیسر برائے کھیل ممبر / سیکرٹری ہوتا ہے۔ میں یہاں پر پوچھنا چاہتی ہوں، یہاں پر سارے میرے ممبران بھائی موجود ہیں کہ ان میں سے کتنے لوگ یہ جو کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس کے ممبر ہیں۔ ابھی تک جناب سپیکر صاحب، یہ جتنا بھی فنڈ جاتا ہے، یہ سارا خرد برد ہوتا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ میرے سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پوری چھان بین ہو اور یہ جو فنڈ صوبائی سطح پر ہم لوگ ڈسٹرکٹس کو دیتے ہیں کھیلوں کیلئے، وہ سارا ضائع ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب سے میں درخواست کرونگی کہ اس کا جواب بھی دیں اور اس سوال کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے کوئی صاحب جواب دے دیں، کہاں ہیں؟

وزیر خوراک: اس میں، جس طرح نگہت اورکزئی صاحبہ نے فرمایا، فیڈرل گورنمنٹ نے یہ Decision لیا تھا کہ ہر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنے بجٹ کا دو فیصد کھیلوں کی ترقی کیلئے رکھے گی اور اس کیلئے پراونشل گورنمنٹ نے یہ Decision لیا تھا کہ وہ اس طریقہ کار کے تحت کہ جس میں پراونشل اسمبلی کا ایک ممبر بھی شامل ہو اور ڈی سی او کے Under یہ کمیٹی بنے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ اس میں کافی ساری ضلعوں میں اس طرح کی مشکلات آئی ہیں۔

(تالیاں)

ڈاکٹر فائزہ رشید: جناب سپیکر صاحب! میرا اس میں کوئسچن نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، پہلے میرے کوئسچن کا توفیصلہ کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ ابھی، وہ تو گزر چکا، ابھی یہ کوئسچن نمبر 100 چل رہا ہے۔

Is it the desire of the House that Question No. 100 may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 100 is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور اس کے جوابات

115_ محترمہ سعیدہ بتول ناصر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے گاؤں سید علیاں جس کی آبادی تقریباً تین ہزار افراد پر مشتمل ہے، میں کوئی بنیادی مرکز صحت نہیں ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے گاؤں پہاڑپور اور کوٹ جائی میں ہسپتال موجود ہے لیکن اس میں ضروری آلات، ادویات اور ڈاکٹر موجود نہیں جبکہ ہسپتال کی حالت انتہائی خستہ ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آیا حکومت موضع سید علیاں میں بنیادی مرکز صحت کے قیام کیلئے تیار ہے؛

(2) آیا حکومت مواضع پہاڑپور اور کوٹ جائی میں موجود ہسپتال کی حالت بہتر بنانے اور ان ضروری آلات وادویات اور ڈاکٹروں کی فراہمی کیلئے تیار ہے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، آر ایچ سی پہاڑپور موجود ہے۔

(1) ہسپتال پہاڑپور جو کہ تحصیل بننے کے بعد آر ایچ سی پہاڑپور ٹائپ ڈی ہسپتال میں تبدیل ہو چکا ہے جس کی تمام بلڈنگ بشمول او۔پی۔ڈی بلاک، آپریشن تھیٹر، زچہ و بچہ سنٹر اور بیس بستر پر مشتمل وارڈ کی نئی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔

(2) آلات آر ایچ سی میں بنیادی آلات موجود ہیں۔

(3) ادویات جون 2008 کے بعد وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(4) فی الوقت ایک سینئر میڈیکل آفیسر، دو میڈیکل آفیسر، ایک زنانہ ڈاکٹر اور ایک ڈینٹل سرجن تعینات ہے۔ نئی SNE منظور ہونے کے بعد چار سپیشلسٹ جس میں میڈیکل، سرجن، ماہر امراض اطفال اور گائنی سپیشلسٹ کی پوسٹیں شامل ہیں، مشتہر کی جائیں گی۔

(5) ہسپتال کی پرانی بلڈنگ اور رہائشی بنگلوں کی مکمل مرمت ہو چکی ہے۔

(B) جی ہاں، آر ایچ سی کوٹ جائی موجود ہے۔

(1) بنیادی آلات موجود ہیں۔

(2) ادویات جون 2008 کے بعد وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(3) ایک سینیئر میڈیکل آفیسر، ایک زنانہ ڈاکٹر، ایک ڈینٹل سرجن تعینات ہیں۔

(4) ہسپتال میں مرمت کا کام شروع ہے۔

(ج) (1) موضع علیاں میں بنیادی مرکز صحت (BHU) کا قیام غیر موزون ہے کیونکہ بنیادی مرکز صحت تین کلومیٹر اور دیہی مرکز صحت کوٹ جائی پانچ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ بنیادی صحت کا قیام دس ہزار نفوس کیلئے کیا جاتا ہے جبکہ موضع سید علیاں کی آبادی تین ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

(2) موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام کے چند زیر غور سکیموں میں آر ایچ سی کوٹ جائی کی درجہ بندی بھی شامل ہے جس کا فیصلہ تشکیل شدہ کمیٹی کی سفارشات پر مجاز اتھارٹی کریگی۔ سکیم کی منظوری کی صورت میں ضروری آلات، ادویات اور ڈاکٹروں کی فراہمی کر دی جائیگی۔

تحاریک التواء

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 6. Adjournment Motions. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, Mr. Alamzeb Khan, MPA and Mr. Muhammad Anwar Khan, MPA, to please move their joint Adjournment Motion No. 28 in the House, one by one. Mr. Israrullah Khan.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: شکریہ، سر۔ جناب سپیکر! "ایوان کی کارروائی روک کر ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ محکمہ مال میں پٹواریوں کے تبادلے پشاور سے خصوصی احکامات ان کیلئے وبال جان بنے ہوئے ہیں اور عام آدمی ان کی عدم دستیابی سے سخت پریشان

ہے۔ مہربانی کرکے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔" سر، چونکہ میرے ساتھ وہ باقی جو دو Movers ہیں، وہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر عالمزیب خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو میں یہ چاہونگا کہ چونکہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں آگئی ہے، اگر کوئی Brief statement دینا چاہیں، وہ دے دیں گے۔ اگر اس پر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Anwar Khan Sahib. Minister concerned.

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور کی تحریک التواء میں نے نوٹ کرلی ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا ہے کہ بورڈ آف ریونیو سے نوٹیفکیشن ہو چکا ہے کہ یہ تبادلے آئندہ کیلئے لوکل ضلعوں میں ڈی او آرز ہی کریں گے تو میں ان کو تسلی دلاتا ہوں کہ اس پر پوری طرح عملدرآمد ہوگا۔ تو ان سے ریکویسٹ ہے کہ یہ اپنی تحریک التواء پر زور نہ دیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، گنڈاپور صاحب!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! منسٹر صاحب فلور آف دی ہاؤس پر اس چیز کی یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہے سر، میرا ابھی اس میں مدعا یہی تھا کہ یہ ڈی او آر کی پاور میں ہے، ڈسٹرکٹ آفیسر جو ریونیو کا ہوتا ہے اور پشاور تک آنا ہمارے لئے بھی مشکلات میں اضافہ کرتا ہے اور وہاں پر ان کے چار سالہ وغیرہ جو بھی ہیں، وہ سارے اس سے Suffer کر رہے ہیں۔ چونکہ آنریبل منسٹر صاحب فلور آف دی ہاؤس یہ یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ انہوں نے باقاعدہ اس میں نوٹیفکیشن جاری کیا ہے تو میں اس پر زور نہیں دیتا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Mrs. Noor Sahar, MPA, to please move her Call Attention Notice No. 16 in the House.

محترمہ نور سحر: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ابھی حال ہی میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے خصوصی احکامات کے تحت بعض معزز ممبر ان کو خصوصی فنڈز اور دو کلو میٹر روڈ کی تعمیر اور ایک سکول کی اجازت دی گئی ہے، اس سے پہلے بھی دی گئی تھی لیکن یہ دوسری بار دی گئی ہے جبکہ اکثر ممبران خصوصاً خواتین کو دوسری بار نظر انداز کیا گیا ہے اور

ان کو اس سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہ تو سراسر زیادتی ہے اور اگر ہم ممبران ہیں تو ہمارے ساتھ یہ سراسر زیادتی دو دفعہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب! مونږ احترام کوؤ د دے ممبرانو صاحبانو خو بدقسمتی دا ده سپیکر صاحب، چه دا ټول هاؤس دوئ Elect کوی، د دوئ Particular constituency نشته چه هغوی دلته دوه کلومیټر روډ، هغه ټول ایم پی اے صاحبان چه کوم د پبلک ووټ باندے راغلی دی، هغوی ته ملاؤ شوے دے او دا مخکښ هم ټول عمر دغه شان شوی دی، چرته دا نوے خبره نه ده چه دا روډونه چه دی، دا صرف هغه چه کوم خلق Direct elected راغلی دی۔ چه Indirect راغلی دی، د دوئ اوس دوه کلومیټره چه وو۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): هسے عرض کوم، خیر دے چه زۀ خبره اوکړم نو بیا، عرض دا دے چه د دوئ خو حلقه ټوله صوبه ده کنه جی، نو دوئ دوه کلومیټره روډ به په ټوله صوبه کښ چا چا ته ورکوی او څنګه به ورکوی؟ په دے وجه باندے دا دوه کلومیټره روډ چه دے او باقی چه کوم دے، هغه یو یو کروړ روپئ دی چه هغه دوئ ته د هغه خپلے ټولے علاقے، دے ایم پی ایز ته په ټوله صوبه کښ د لګولو اجازت دے، نو د هغے په وجه باندے دا کوم چه روډز دی، دا مونږ ټول هاؤس ته نه، دا مخکښ اسمبلئ کښ هم دغه شان چا ته نه دی ملاؤ شوی نو په دے وجه زۀ دے خپلو خوئیندو ته خواست کوم چه مهربانی اوکړئ، ستاسو هغه یو کروړ روپئ دی، هغه شته، هغه به بالکل ورکړے کیږی خو دا روډز کله هم نه دی شوی، په دے وجه دے ځل مونږه نه دی ورکړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میں بھی کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں ان کا۔ په دے خو بل سړے ډیبیټ نه شی کولے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتی، میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم خواتین بھی اس معزز ہاؤس کے ممبرز ہیں، ہمارا بھی کوئی حق بنتا ہے۔ اچھا، اچھا سر، اس بات پر میں زور

دونگی کہ میں تمام خواتین کے ساتھ ہوں کہ کم از کم خواتین کو ان منصوبوں میں ضرور شامل کیا جائے جو کہ فلاح اور بہبود کے منصوبے ہوتے ہیں بجائے اس کے، ہم روز نہیں مانگتے ہیں لیکن ہم اپنا حق تو کم از کم مانگیں گے کہ اگر پورا حق ہی ہمیں نہیں دیتے تو اتنا ہی حق ہمیں دے دیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! بس اتنا کافی ہے، کال اٹنشن پر اتنا لوگ نہیں بول سکتے۔ جواب دے دیں۔

سینیئر وزیر بلدیات: سر! یہ کال اٹینشن کا مطلب ہے کہ حکومت کو پتہ چلے کہ کیا پرابلم ہے۔ سپیکر صاحب، اب میرے حلقے میں اگر دو لیڈیز ممبرز ہیں، تو مطلب ہے کہ مجھے دو کلو میٹر روڈ اور ایک ٹیوب ویل اگر صوبائی حکومت سے ملتے ہیں، تو ان دو ایم پی ایز صاحبان کی وجہ سے میرے پھر اس حلقے میں چھ کلو میٹر روڈ اور تین ٹیوب ویلز ہو جائیں گے تو باقی جو ایم پی ایز صاحبان ہیں، ان بے چاروں کا کیا بنے گا؟ اسلئے یہ ان کے حلقے جو ہیں، ایم پی ایز صاحبان جن حلقے میں رہتے ہیں، ان کو دو کلو میٹر روڈ اور ٹیوب ویل ملتے ہیں۔ اگر ان کو بھی ملے تو اگر میرے حلقے میں یہ رہتی ہیں تو میرے حلقے میں پھر چار کلو میٹر روڈ ہو جائے گا اور دو ٹیوب ویل ہو جائیں گے، آپ کے حلقے میں نہیں ہونگے تو اسلئے ہم نے اس دفعہ نہیں کیا، ساری عمر سے یہ ہوتا آیا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Dr. Muhammad Khalid Raza Pir Zakorri Sharif, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 31 in the House.

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی: جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت کی توجہ مفاد عامہ کے اس مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت نے جنوبی اضلاع کے ضلع کرک، بنوں، لکی مروت، ایف آر بنوں کی نہایت زرخیز لیکن بنجر زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے آبپاشی کے اہم منصوبے "کرم تنگی ڈیم" کی منظوری دی ہے۔ واپڈا صوبہ سرحد نے ابتدائی سروے کیلئے پی سی ون بھی تیار کیا ہوا ہے۔ مذکورہ منصوبے کیلئے کافی عرصے سے Land acquisition کا مرحلہ جاری ہے چونکہ یہ کثیر المقاصد منصوبہ ہے جس میں پانچ پاؤر ہاؤسز شامل ہیں، 83 میگاواٹ بجلی اس سے پیدا ہوگی اور مذکورہ بالا اضلاع کے تین لاکھ، باسٹھ ہزار، پانچ سو ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس امر کی فی الحال ضرورت ہے کہ صوبائی حکومت پولیٹکل ایجنٹ میران شاہ، نارتھ وزیرستان کو ہدایات جاری کریں کہ وہاں عملے کی سیکورٹی یقینی بنائے اور اس منصوبے پر کام شروع ہو کر جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے، نیز حکومت سے یہ بھی

درخواست کرنا چاہونگا کہ اس سلسلے میں فنڈز کی کمی آڑے نہ آنے دیں تاکہ مذکورہ اضلاع کی معاشرتی اور اقتصادی حالت بہتر بنانے میں مدد ہو سکے۔ اس منصوبے کی تکمیل پر یہ اضلاع اجناس میں خود کفیل ہو کر صوبہ سرحد کے دیگر اضلاع کو بھی برآمد کرنے کے قابل ہونگے جو کہ پورے صوبہ سرحد کے مفاد میں ہو گا۔

جناب سپیکر صاحب! ہمارے جنوبی اضلاع جن میں کرک، بنوں، لکی مروت، ٹانک اور ڈیرہ شامل ہیں، کے لوگ آبپاشی وآبنوشی کیلئے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں اور ہر دور میں ہر حکومت کے دروازے پر وہ دستک دے دیکر اب تھک چکے ہیں اور مجھے بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ان اضلاع کے لوگ جوہڑوں کا پانی استعمال کرتے ہیں اور اس کیلئے کئی میل کی مسافت طے کرتے ہیں اور بڑی مشکل ہوتی ہے اور سارا سال بارش کا انتظار کرتے ہیں۔ اب خدا خدا کرکے یہ منصوبہ کرم تنگی ڈیم کا منظور ہوا 2005 میں، مگر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کن عوامل کی بنیاد پر اس منصوبے کو کھٹائی میں ڈالا جا رہا ہے؟ کیوں اس میں تاخیر کی جارہی ہے اور یہ کام سست روی کا شکار کیوں بنایا جارہا ہے؟ کالا باغ ڈیم تو ہم نے ترک کیا اور ہمیں ترک کرنا بھی چاہیئے۔ ہمیں ایسے ڈیم کی ضرورت نہیں ہے جس سے ملک کی وحدت کو، سلامتی کو اور وفاقیت کو نقصان پہنچے مگر چھوٹے ڈیم تو حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ تو چھوٹے ڈیم کے حوالے سے کرم تنگی ڈیم کے منصوبے کو عملی شکل کیوں نہیں دی جا رہی؟ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کرونگا کہ اس منصوبے پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے، مکمل کیا جائے تاکہ عوام کا یہ دیرینہ خواب پورا ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر بلدیات</u>: پیر صاحب چه کومه خبره اوکړله، بالکل مونږه دوئ سره متفق یو، اتفاق کوؤ او انشاءالله اس کے بارے میں ہم معلومات بھی کریں گے اور پتہ کریں گے فیڈرل گورنمنٹ سے اور واپڈا کے چیف سے بھی، منسٹر صاحب سے بھی انشاءاللہ بات کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جاسکے تاکہ یہاں پر جو بجلی کی کمی ہے، وہ بھی پوری ہو سکے اور جو پانی لوگوں کو زمین کیلئے ملتا ہے اور خدا کرے کہ اگر ہمارے یہ ڈیم بن جائیں تو ہمارے اس علاقے میں ہمیں جو گندم کی قلت ہے، وہ بھی انشاءاللہ اس پانی کی وجہ سے دور ہو سکے گی اور ہم انشاءاللہ پوری کوشش میں ہیں کہ اس کو جلد سے جلد Implement کیا جائے۔

جناب سپیکر: تاسو Satisfy یئ جی؟

Dr. Muhammad Khalid Raza Pir Zakorri Sharif: Satisfied.

جناب سپیکر: شکریہ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! په دے سلسله کښې زما هم یو تجویز دے۔

جناب سپیکر: منسٹر هم نشته نو چا ته تجویز پیش کوئ؟ قاسم صاحب ته مائیک آن کړئ۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، په دے کښې مے ریکویسټ دا دے چه دا مخکښې ضلع کرک په دیکښې شامل وو خو اوس چه دوئ دا کومه سروے کړے ده نو هغه بنوں او د کرک په باونډری باندے ئے کړے ده۔ نو زمونږ دا ریکویسټ دے آنریبل بشیر بلور صاحب ته چه دوئ کله خبرے کوی او په دے پوائنټ کښې دا شامل کړی چه دا د کرک یونین کونسل نه تحت نصرتی پورے، که په دے Baseباندے دا سروے جی دوباره اوشی په کرک ډسټرکټ کښې، دا تاسو پکښې شامل کړئ سر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی: دے واپډے والو ته د دا هدایات ورکړے شی چه هلته چه کوم خلق کار کوی، د هغوی د سیکورټی مناسب بندوبست اوکړی چه هغوی ته تحفظ یقینی شی، دا خبره ډیره اهمه ده۔

جناب سپیکر: سینیئرمنسټر صاحب! دا ډاکټر صاحب۔۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): کومه پورے ما ته چه یاد دی، سیکورټی پرابلمز خو شته ټوله صوبه کښې، نو هم په دے وجه باندے دا Delay شوے دے۔ انشاءاللّٰه کوشش به کوؤ چه سیکورټی هم مهیا کړو او دے پراجیکټ باندے زر تر زره کار هم شروع شی۔ زمونږه خپل کوشش دا دے چه خدائے د اوکړی۔ خدائے مونږه باندے مهربانی کړے ده چه دا غرونه او وبه ئے راکړی دی چه مونږه خپل پاور جوړولے شو نو انشاءاللّٰه دا کوشش به کوؤ چه زر تر زره کار هم شروع شی او سیکورټی هم هلته خلقو ته، کوم چه راځی، سیکورټی هم ملاؤ شی۔

Mr. Speaker: Muhammad Javed Abbasi. Not present, it lapses. Mr. Sikandar Irfan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 40 in the House. Sikandar Irfan please.

جناب سکندر عرفان: ډیرہ شکریه، سپیکر صاحب۔ "جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ سابقہ نگران حکومت کے دور سے لیکر تا حال محکمہ صحت ضلع صوابی میں تعینات اہلکاروں نے کئی آسامیوں پر قواعد کے برعکس اپنے عزیز واقارب کو بھرتی کیا ہے، لہذا اس عوامی مسئلے کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ مکمل چھان بین کی جائے"۔ بہت شکریہ، جناب۔

Mr. Speaker: Minister for Health, please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! معزز ممبر نے نگران دور سے لیکر تا حال تعیناتی کے بارے میں جو بات کہی ہے تو تا حال اس گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی ایسی Appointment وہاں پر نہیں کی اور جہاں تک پچھلی گورنمنٹ کا تعلق ہے، اس میں چار، چھ بندوں کو وہاں پر کلاس فور، ایک سکیل میں لیا گیا ہے اور وہ چونکہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ Devolve ہوا تھا Devolution plan کے تحت، تو وہاں پر ڈسٹرکٹ ناظم اور وہاں کے Concerned MPAs اس وقت جو تھے، انہوں نے چھ آدمیوں کو وہاں پر بھرتی کیا جو کہ بی پی ایس۔I کے لوگ ہیں، تو ان چھ کے علاوہ وہاں پر کوئی As such بھرتی نہیں ہوئی ہے اور جو انہوں نے پچھلی دفعہ کہا تھا اس خبر کے حوالے سے کہ اس میں لوگوں، کسی ایسے اخباروں میں آیا تھا تو میں نے ان کی جو پہلی ایڈورٹائزمنٹ تھی، اس کو کینسل کیا ہے اور میں نے ان سے کہا ہے کہ فریش ایڈورٹائزمنٹ اخبار میں لیکر آئیں تا کہ یہ جو نئی ایس این ایز ہیں، وہ جو Proper procedure ہے، اس کے حوالے سے اس کو پھر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر عرفان: جناب سپیکر صاحب! دا خلور پینځه کسان نه دی، دا تقریباً د دیرشو نه سیوا کسان دی او زهٔ دا وایم چه دا د کمیټۍ ته حواله کړے شی او د دے د پوره انکوائری اوشی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جو تیس آدمیوں کی بات کر رہے ہیں، میں ان سے متفق نہیں ہوں اور یہ چھ آدمی انہوں نے لئے ہیں جو کہ بی پی ایس I میں لئے ہیں اور اس کے علاوہ وہاں پر اور کوئی بندہ نہیں لیا گیا۔ وہ Vacant posts جو اب آ رہی ہیں، اس میں وہ جو آئے گی بھرتی، تو اس میں لئے جائیں گے۔ صرف اور صرف چھ آدمی انہوں نے لئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں سکندر خان، آپ اور منسٹر ہیلتھ چیمبر میں بیٹھ کر اس مسئلے کو۔۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں اس مسئلے میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور آپ کو اگر اس کے علاوہ کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ مطمئن ہو جائیں گے۔

وزیر صحت: زۂ بہ تاسو سرہ کښینم کہ داسے څہ خبرہ وی، نو دا بہ زۂ تاسو سرہ Settle کړم۔ کہ نہ وی نو مونږ بہ ئے اوباسو، داسے څہ خبرہ نشتہ۔

جناب سپیکر: دے بہ تاسو پورہ Satisfy کوئ؟

وزیر صحت: او۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ایم پی ایز صاحبان کو جو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ایک منٹ، ذرا یہ پڑھ لوں۔ دے آئی ټی والو تاسو تہ څہ پروفارمے درکړی دی، بائیو ډیټا او پہ ویب سائٹ باندے د ټول ممبرز بائیوډیټا خیژول دی، نو کہ تاسو ټول دا نن کوشش اوکړئ او نن ورلہ دا ورکړئ چہ دا ویب سائٹ complete شی۔ ټول ممبرز تہ دا یو ګزارش دے چہ خپل دا فارمونہ واپس ورکړئ آئی ټی والو تہ۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): زۂ ستاسو ډیر مشکور یم۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میرا کال اٹینشن تھا، وہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک ایسا Precedent بن رہا ہے کہ آپ لوگ اپنی تقریر کرنے کے بعد عام طور پر سب چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایک ضرورت کے تحت میں تھوڑی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آج کی بات نہیں کر رہا، پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ جب ایک چیز آپ کی آ رہی ہے، کال اٹینشن، تو اس وقت آپ کیوں باہر گئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں سمجھا تھا کہ شاید اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ابھی یہ گزر چکا ہے، دوبارہ کریں گے۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ستا سو شکر گزار یم۔ سپیکر صاحب، زۂ خواست کوم تا سو تہ او ټول هاؤس تہ چہ زۂ یو قرارداد پیش کول غواړم او زۂ دا غواړم چہ تاسو مهربانی اوکړئ او د هاؤس نہ تپوس اوکړئ چہ د رول 240 لاندے رول 124 سب رول (2) Suspend کړئ او ما تہ اجازت را کړئ چہ زۂ یو قرارداد پیش کړم۔

جناب سپیکر: معزز وزیر صاحب نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرانے کی التجا کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے تو آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں، وہ 'نا' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ سینئیر منسٹر صاحب اپنی قرارداد پیش کریں، ان کا مائیک آن کریں۔

قراردادیں

سینئیر وزیر (بلدیات): انہوں نے اجازت دی ہے مجھے کہ میں قرارداد پیش کروں۔ سپیکر صاحب! میری قرارداد کا مفہوم اور تعلق یہ ہے کہ ہمارے جتنے بھی آباواجداد ہیں، جنہوں نے اس ملک کیلئے جدوجہد کی ہے، جنہوں نے اس ملک کیلئے قربانیاں دی ہیں، جنہوں نے اس ملک کو انگریزوں سے چھٹکارا دلایا، جنہوں نے خدمت کی ہے اور جنہوں نے اس صوبے میں، میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ سیاسی طور پر ہمیں Mature کیا ہے، ان کے نام کی ایک یادگار ہونی چاہیئے تو میری درخواست ہے کہ میں یہ قرارداد پڑھتا ہوں اور میں اپنے سارے ہاؤس سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ Unanimously یہ درخواست، میری ریکویسٹ جو ہے، وہ قبول کرے۔ میں نے اس کے بارے میں رحیم داد خان سے بھی بات کی تھی، وہ موجود نہیں ہیں۔ میں نے اس کے بارے میں سکندر خان شیرپاؤ، سب لیڈرز صاحبان سے، جمیعت کے مہربان دوستوں سے بھی بات کی تھی، سب سے میں نے بات کی ہوئی ہے اور سب کا دل سے شکر گزار ہونگا کہ اگر سارا ہاؤس Unanimously میری یہ قرارداد پاس کرے۔ سپیکر صاحب! " یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ پشاور ایئرپورٹ کا نام 'باچاخان ایئرپورٹ' رکھے۔"

تو میں اس کیلئے آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ باچا خان کی قربانیاں، باچا خان کی اس ملک کیلئے جدوجہد، باچہ خان نے جو کیا ہے۔ (تالیاں) تو اگر یہ نام آپ Unanimously پاس کر لیں تو میں آپکا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہونگا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، رول Suspend کر کے مجھے بھی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دے رہا ہوں، دے رہا ہوں۔ آپ کے سامنے۔۔۔۔۔۔

Senior Minister (Local Governmrnt): Thank you very much.

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، دیکھیں کل بھی دوسرے وہ آئے ہیں، آج یہ چیز آ جائے گی پریس میں۔۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر، تو رول Suspend ہو چکا ہے، اسلئے میں آپ سے اجازت لے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پیش کریں۔

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ممبران اسمبلی اور اسمبلی ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹ دیئے جائیں" کیونکہ ان کا بھی حق بنتا ہے، جس طرح اور لوگوں کا حق بنتا ہے تو ہمارا بھی حق بنتا ہے"۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا قرارداد کہ لږ تاسو بیا اووایئ نو لږ مهربانی به وی جی، معافی غواړم۔

جناب سپیکر: اوس ډیره مخکښ خبره لاړه جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): خیر دے جی، زۂ ریکویسټ کوم۔

جناب سپیکر: دا التا ګنتي را باندے مه کوئ۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دا مونږه اوریدلی نه دی چه دوئ څه خبره اوکړه، دا هیچا نه ده اوریدلے جی، دا ما تپوس اوکړو۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: میں دوبارہ پیش کرتی ہوں۔

سینیئر وزیر(بلدیات): که ستاسو اجازت وی نو مهربانی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد ورته بیا سناؤ کړئ۔

محترمہ نور سحر: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ممبران اسمبلی اور اسمبلی ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹ دیئے جائیں۔" شکریہ۔ (تالیاں)

سینیئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زۂ دا خبره کوم چه مخکښ کوم ما ته نوټس ملاؤ شوے دے، هغے کښ صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو،اس کو۔۔۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): هغے کښ لیکلی شوی دی، صرف د خپلے اسمبلئ ملازمین د پاره لیکلی شوی دی خو دا د ممبرانو به پکښ Include کړو۔ زۂ صرف د اسمبلئ باره کښ تاسو ته لږ تفصیل وایم چه د اسمبلئ باره کښ Already ما ته چه کوم ملاؤ شوی دی، دیکښ هغه Already د اسمبلئ چه کوم خلق دی، دوئ ته پلاټونه ملاؤ شوی دی یو کنال والا تینتیس پلاټونه ملاؤ شوی دی، دس مرلو والا اکاون پلاټونه ملاؤ شوی دی او پانچ مرلو والا ایک سو اکاون پلاټونه ملاؤ شوی دی او دوئ دا لیکلی دی چه دا کینسل شوی دی، هیڅ څه نه دی کینسل شوی۔ ما سره ریکارډ دے چه دا پلاټونه دوئ ته ملاؤ شوی دی نو دوباره دوباره پلاټونه نه شی ملاویدے۔

جناب سپیکر: دا چه چا ته نه دی ملاؤ شوی نو د هغوی د پاره وائی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دا چه چا ته نه دی ملاؤ شوی، هغے باندے به غور اوکړو جی۔ پلاټونه حالات داسے دی جی چه مونږه سره دومره زیات پلاټونه نشته۔ دے

باندے بہ لږ غور اوکړو نو انشاء اللّٰہ زۀ وعدہ کوم چہ ثوک ثوک پاتے دی نو هغوی تہ بہ انشاء اللّٰہ کوشش بہ کوؤ چہ ورکړو پلاټونہ جی، مهربانی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب پخپلہ وئیلی وو چہ تین سو ستر پلاټس ما سرہ اوس خالی پراتہ دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: هاؤس نہ بہ تپوس کوؤ جی، بیا ریکویسټ کوم درتہ۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: او یو ممبر تہ هم نہ دے ملاؤ شوے، سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr.</u> Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority. The sitting is adjourned till 9:30 a.m. of Monday morning, the 25th August, 2008. Thank you.

(اسمبلی کا جلاس بروز پیر مورخہ 25 اگست 2008ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)